سچائی کا بادشاہ
المسیح کی پیشی

sachchāī kā bādshāh. al-masīh kī peshī

The King of Truth. The Trial of Al-Masih

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 33]

(Urdu—Persian script)

© 2024 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is derived from R. Gunther https:
//www.freebibleimages.org/illustrations/ls-jesus-gethsemane/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

پکڑا گیا	1
انکار	3
یہودی بزرگوں کے سامنے	5
دوبارہ انکار	7
پیلاطس کے سامنے	9
سزائے موت کا فیصلہ	14
کچھ آخری باتیں	18
انجیل، یوحنا 18:1–19:16	21

پکڑا گیا

عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ جلد ہی مجھے گرفتار کیا جائے گا۔ اب اُس نے دعا کرکے اپنے شاگردوں کو خدا باپ کے سپرد کر دیا۔ تب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکلا اور وادیٔ قدرون کو پار کرکے ایک باغ میں داخل ہوا۔ یہوداہ اسکریوتی تو راہنما اماموں کے پاس جا چکا تھا تاکہ عیسیٰ مسیح کو پکڑنے میں اُن کی مدد کرے۔ راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور بیت المُقدّس کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ مشعلیں، لالٹین اور ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ عیسیٰ مسیح کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ اُس نے نکل کر اُن سے پوچھا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

وہ بولا، ”مَیں ہی ہوں۔“

یہ سن کر سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ کیا وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ اُن پر ٹوٹ پڑے گا؟ یا کیا وہ اُنہیں شاپ دے کر بھسم کرے گا؟

ایک اَور بار عیسیٰ مسیح نے اُن سے سوال کیا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

اُس نے کہا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔“

◄ اُس نے یہ کیوں فرمایا کہ اِن کو جانے دو؟

وہ اچھا چرواہا ہے جو اپنی بھیڑوں کی بڑی فکر کرتا ہے۔

پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے اُسے میان سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا۔ لیکن عیسیٰ مسیح نے پطرس سے کہا، ”تلوار کو میان میں رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟“

◄ پیالہ پینے سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

جو ہو رہا ہے وہ خدا باپ کی طرف سے ہے۔ وہی یہ تلخ پیالہ پلا رہا ہے۔ دوسری انجیلوں سے ہم جانتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے غلام کو شفا دی۔ اُسے اُس کی بھی فکر رہی۔

► **جتنا مسیح کا جواب حلیم تھا اُتنا پطرس کا رویہ سخت تھا۔ اُس نے دشمن کو دیکھ کر کیا کِیا؟**

اُس نے تلوار چلا کر غلام کا کان اُڑا دیا۔ اُسے ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ صلیب کی یہ راہ عیسیٰ مسیح کے لئے مقرر ہی تھی۔ اب تک پطرس زبردستی خدا کی بادشاہی لانا چاہتا تھا۔ لیکن انسان خدا کی بادشاہی نہیں لا سکتا۔

پھر عیسیٰ مسیح کے مخالفوں نے اُسے باندھ لیا۔ پہلے وہ اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس سال کے امامِ اعظم کائفا کا سُسر تھا۔

انکار

پطرس نے ہمت نہ ہاری۔ وہ شیر کے منہ میں جانے کو بھی تیار تھا۔ اب وہ کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لیا۔ یہ دوسرا

شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ مسیح کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں داخل ہوا۔ پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ لیکن پطرس کو دیکھ کر نوکرانی نے پوچھا، "تم بھی اِس آدمی کے شاگرد ہو کہ نہیں؟"

پطرس نے جواب دیا، "نہیں، مَیں نہیں ہوں۔" اُستاد نے پیش گوئی کی تھی کہ تُو تین بار میرا انکار کرے گا۔

► انکار کرنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا پطرس ڈرپوک تھا؟

پطرس ڈرپوک نہیں تھا۔ اُس صحن میں جانے سے پطرس جان پر کھیل رہا تھا۔ اِس کے لئے وہ جھوٹ بولنے کے لئے بھی تیار تھا۔

► لیکن کیا سچے شاگرد کو کبھی جھوٹ بولنے کی اجازت ہے؟

نہیں، جو سچے اور وفادار چرواہے کی بھیڑ ہے اُس کا جھوٹ بولنا کبھی نہیں جچتا۔

ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

یہودی بزرگوں کے سامنے

اِتنے میں امامِ اعظم حنّا، عیسیٰ مسیح کی پوچھ گچھ کرکے اُس کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے لگا۔

◄ یہ مذہبی راہنما عیسیٰ مسیح کی پوچھ گچھ کیوں کرنے لگے؟

یہ کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے تاکہ سزائے موت کا فیصلہ کر سکیں۔ اُنہیں سچائی کی پرواہ نہیں تھی۔

عیسیٰ مسیح بولا، ”مَیں نے دنیا میں کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں اور بیت المُقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔“

تب ایک پہرے دار نے عیسیٰ مسیح کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا، "کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ تم سے کچھ پوچھے؟"
عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، "اگر مَیں نے بُری بات کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے کیوں مارا؟"

◄ اپنے جواب سے عیسیٰ مسیح نے کس چیز پر زور دیا؟

اپنے جواب سے اُس نے اپنی باتوں کی سچائی پر زور دیا۔ وہ تو سچا چرواہا ہے جسے سچے باپ سے بھیجا گیا ہے۔ اُس میں جھوٹ نہیں ہے، نہ وہ کسی میں جھوٹ برداشت کر سکتا ہے۔ نہ اُسے پطرس کا جھوٹ، نہ یہودی راہنماؤں کی ٹیڑھی میڑھی سیاست پسند تھی۔ موت کے سامنے بھی وہ نہ دائیں نہ بائیں طرف ہلا۔ سچ بولنا اور وفاداری—ایسی قیمتی چیزیں آج کل کہاں پائی جاتی ہیں؟ کیا آپ میں اُس کی سچائی ہے؟

پھر حنّا نے عیسیٰ مسیح کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔ امامِ اعظم کائفا کے ساتھ یہودی عدالتِ عالیہ کے بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ اصل عدالت یہی تھی۔

دوبارہ انکار

پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، "تم بھی اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟"

لیکن پطرس نے انکار کیا، "نہیں، مَیں نہیں ہوں۔"

لگتا نہیں کہ پطرس محسوس کر رہا تھا کہ اُس سے غلطی ہو رہی ہے۔ شاید وہ دل میں فخر بھی کر رہا تھا کہ مَیں اب تک اِس خطرناک جگہ میں کھڑا ہوں۔

پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، "کیا مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟"

پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی مرغ کی بانگ سنائی دی۔

اب پطرس کو عیسیٰ مسیح کی بات یاد آئی اور وہ نکل کر خوب رو پڑا۔

◄ پطرس کیوں رو پڑا؟

اچانک اُسے عیسیٰ مسیح کی بات یاد آئی کہ تُو مجھے جاننے سے انکار کرے گا۔ اُس نے ایک دم اپنی جھوٹی حالت محسوس کی۔ اُسے اِس کا احساس ہوا کہ اُستاد کی پاک سچائی اور وفاداری مجھ میں نہیں ہے۔ مَیں اُس کی سچائی کی راہ پر چلنے میں فیل ہو گیا ہوں۔ پطرس ہتھیار ڈال کر مان گیا کہ میری ہر کوشش بے فائدہ، صِفر کے برابر ہے۔

◄ پطرس نے ہتھیار کیوں ڈال دیئے؟

پہلے وہ سمجھتا تھا کہ مَیں اُستاد کا بہترین شاگرد ہوں۔ سب کچھ میرے قابو میں ہے، اور اُستاد مجھ پر پورا بھروسا رکھ سکتا ہے۔ مَیں ہی اُس کی بادشاہی لاؤں گا۔ مَیں ہی اُس کا سب سے بڑا وزیر بن جاؤں گا۔ لیکن اب یہ خیال ایک دم غلط ثابت ہوا۔

◄ پطرس کی ہار سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

جو شاگرد بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے تمام ہتھیار ڈال دے۔ پہلے وہ مان لے کہ مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ نہ مَیں عیسیٰ مسیح کی مدد کرنے لائق ہوں نہ اپنی ہی طاقت سے اپنی نجات پا

سکتا ہوں۔ ایک ہی ہے جو میری مدد کر سکتا ہے—وہ جو گناہ اور موت پر فتح پا کر جی اُٹھا ہے۔ پطرس نے ایک دم پہچان لیا کہ میری اپنی سچائی اور وفاداری کھوکھلی سی ہے۔ اونچی دکان پھیکا پکوان والی بات ہے۔ اور اب مَیں نے اُستاد کو جاننے سے انکار بھی کیا ہے۔ کیا وہ کبھی مجھے معاف کرے گا؟

پیلاطس کے سامنے

یہودی بزرگوں نے عیسیٰ مسیح کو سزائے موت کے لائق قرار دیا۔ پھر وہ قیدی کو اپنے ساتھ لے کر رومی گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔

► یہودی بزرگوں نے عیسیٰ مسیح کو سیدھا سزائے موت کیوں نہ دی؟
یہودیوں کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں تھی۔ صرف رومی گورنر پیلاطس کو یہ اختیار تھا۔

اب صبح ہو چکی تھی۔ چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو

جاتے۔ اِس لئے پیلاطس نکل کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، ”تم اِس آدمی پر کیا الزام لگا رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔“

پیلاطس نے کہا، ”پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی عدالتوں میں پیش کرو۔“

لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، ”ہمیں کسی کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں۔“

تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے اُس نے عیسیٰ مسیح کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ مسیح نے پوچھا، ”کیا آپ اپنی طرف سے یہ سوال کر رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے؟“

پیلاطس نے جواب دیا، ”کیا مَیں یہودی ہوں؟ تمہاری اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے۔ تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟“

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں ہے۔ اگر وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت جد و جہد کرتے تاکہ مجھے یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔ (یوحنا 36:18)

◄ کیا عیسیٰ مسیح کی بادشاہی اِس دُنیا کی ہے؟

نہیں۔ اُس کی بادشاہی خدا کی بادشاہی ہے۔

پیلاطس نے کہا، ”تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے۔ (یوحنا 37:18)

◄ عیسیٰ مسیح کس مقصد کے لئے دُنیا میں آیا؟

وہ سچائی کی گواہی دینے دُنیا میں آیا۔

◄ یہ کس قسم کی سچائی ہے؟

سچائی ایک ایسی چیز ہے جو ٹھوس ہے۔ جو کبھی مٹائی نہیں جا سکتی۔

◄ یہ سچائی کیوں ٹھوس ہے؟

اِس لئے کہ یہ خدا کی محبت بھری وفاداری ہے۔ اِسی وفاداری نے برداشت نہ کیا کہ ہم برباد ہو رہے ہیں۔ اِس لئے اُس نے اپنا فرزند اِس دُنیا میں بھیج دیا تاکہ وہ اپنی جان گناہ گار انسان کی خاطر قربان کرے۔ اور یہی ٹھوس وفاداری اُس کے فرزند میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ سچائی یعنی محبت بھری وفاداری کا بادشاہ ہے۔

عیسیٰ مسیح پہلے کہہ چکا تھا کہ مَیں اچھا چرواہا ہوں۔ سچائی کا یہ بادشاہ اچھا چرواہا ہے۔ یہ وہ چرواہا ہے جو اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پیچھے چل پڑتا ہے تاکہ اُنہیں بچائے رکھے۔ یہ وہی چرواہا ہے جو اپنی بھیڑوں کی خاطر اپنی جان بھی دیتا ہے۔

◄ مسیح کا کیا مطلب ہے کہ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے؟

جو عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے وہ اِس شاہی چرواہے کی بھیڑ بن جاتا ہے، اور وہ اُس کی سنتا ہے۔ اب سے وہ مسیح کی الٰہی بادشاہی کا شہری ہے۔ بے شک وہ اِس دُنیا میں بستے ہوئے اپنے گھرانے اور ملک کا ذمے دار رُکن رہتا ہے۔ لیکن اُسے معلوم ہے کہ یہ دُنیا میرا حقیقی گھر نہیں ہے۔ مَیں دنیا میں اجنبی اور مسافر ہوں۔

◄ ہم کیوں مسافر ہیں؟

اِس لئے کہ ہم سچائی کے چرواہے کی بھیڑیں ہیں۔ یہ سچائی اور دُنیا کا جھوٹ آپس میں میل نہیں کھاتے۔ اِسی لئے ہمارا گھر اِس دُنیا میں کبھی نہیں ہو سکتا۔

پیلاطس نے پوچھا، ”سچائی کیا ہے؟“

پیلاطس سیاست دان تھا۔ اُس کے نزدیک سچائی کی کوئی قدر نہیں تھی۔ طاقت اور پیسے سے کام چلتا تھا، اور یہ پانے کے لئے ہر چال چلتی تھی—بالکل آج کی سیاست کی طرح۔ اُسے اِس محبت بھری وفاداری سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

سزائے موت کا فیصلہ

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے اعلان کیا، "مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔ لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں 'یہودیوں کے بادشاہ' کو رِہا کر دوں؟"

لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، "نہیں، اِس کو نہیں بلکہ برابا کو۔" (برابا ڈاکو تھا۔)

پھر پیلاطس نے عیسیٰ مسیح کو کوڑے لگوائے۔ فوجیوں نے کانٹے دار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ پھر اُس کے سامنے آ کر وہ کہتے، "اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!" اور اُسے تھپڑ مارتے تھے۔

ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات کرنے لگا، "دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں تاکہ تم جان لو کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔" پھر عیسیٰ مسیح کانٹے دار تاج اور ارغوانی

رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن سے کہا، "لو یہ ہے وہ آدمی۔"

جو سچائی کا بادشاہ تھا اُس کے زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔ جو اکیلا ہی انسان کو نجات دے سکتا تھا اُسے بدترین مجرم کی طرح پیش کیا گیا تھا۔ جو ہر کھوئی ہوئی بھیڑ کی کھوج میں رہتا تھا اُسے پاؤں تلے کچلا گیا تھا۔

اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے لگے، "اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!"

پیلاطس نے اُن سے کہا، "تم ہی اِسے لے جا کر مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔"

یہودیوں نے اصرار کیا، "ہمارے پاس شریعت ہے اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔"

◄ اب یہودی راہنما اصلی الزام پر اُتر آئے تھے۔ وہ کیا تھا؟

الزام یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کا فرزند سمجھتا ہے۔

یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔

◄ وہ کیوں ڈر گیا؟

اُس نے سوچا، اگر عیسیٰ مسیح اپنے آپ کو اللّٰہ کا فرزند سمجھتا ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ میرے خلاف کوئی جادو ٹونا کرے۔

دوبارہ محل میں جا کر اُس نے عیسیٰ مسیح سے پوچھا، "تم کہاں سے آئے ہو؟"

لیکن عیسیٰ مسیح خاموش رہا۔ پیلاطس نے اُس سے کہا، "اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔"
>
> (یوحنا 11:19)

◄ پیلاطس کو کس سے اختیار ملا تھا؟

خدا سے۔

- **عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ پیلاطس سے زیادہ قصوروار کوئی اَور ہے۔**

وہ کون؟

وہ جس نے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔

- **وہ کون تھا؟**

یہوداہ بھی اور وہ تمام یہودی بزرگ بھی جنہوں نے اُسے پکڑ کر گورنر کے حوالے کر دیا۔

اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، "اگر آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔"

اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ مسیح کو باہر لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام "پچی کاری" تھا۔ اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں، کیونکہ اگلے دن عید کا آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، "لو، تمہارا بادشاہ!"

لیکن وہ چلّاتے رہے، ”لے جائیں اِسے، لے جائیں! اِسے مصلوب کریں!“

پیلاطس نے پوچھا، ”کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو صلیب پر چڑھاؤں؟“

راہنما اماموں نے جواب دیا، ”سوائے شہنشاہ کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔“

پھر پیلاطس نے عیسیٰ مسیح کو اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔

کچھ آخری باتیں

یوں عیسیٰ مسیح پکے ارادے سے صلیب کی راہ پر چلتا رہا۔ اُسے موت سے بچنے کے کئی موقعے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ یہوداہ اُسے دُشمن کے حوالے کرے گا۔ وہ یروشلم کو چھوڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ جان بوجھ کر اُس باغ میں گیا جو یہوداہ جانتا تھا۔ بعد میں بھی وہ بچ سکتا تھا۔ یہودی عدالتِ عالیہ اور پیلاطس کے سامنے وہ انکار کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ مجھے یہ تلخ پیالہ پینا ہی ہے۔

مصیبت میں بھی وہ اچھا چرواہا تھا۔ پکڑے جاتے وقت اُس نے اپنے شاگردوں کو پکڑے جانے سے بچایا۔ اُس نے پطرس کو تلوار چلانے سے روک کر غلام کا کان ٹھیک کیا۔ اُسے رومی گورنر پیلاطس کی بھی فکر تھی۔ وہ اُسے بھی سچائی کی راہ پر لانے سے نہ جھجکا۔

رہا یہ سوال: آپ اِس وفادار شاہی چرواہے کے سامنے کیا کریں گے؟ کیا آپ اُسے یہودی راہنماؤں کی طرح رد کریں گے؟ یا کیا آپ پیلاطس کی طرح طنز کس کر کہیں گے کہ سچائی کیا ہے؟

یا کیا آپ یہوداہ کی طرح ہوں گے؟ وہ شاگرد تو تھا، لیکن وہ اُستاد سے صرف فائدہ اُٹھانا چاہتا تھا۔ خزانچی کے طور پر اُس نے بے ایمانی کی۔ اور جب دیکھا کہ میری بات نہیں بن رہی تو اُس نے پیسوں کے لالچ میں اُسے دُشمن کے حوالے کر دیا۔

لیکن شاید آپ پطرس کی سی سوچ رکھیں گے؟ آپ اپنے آپ کو مسیح کے وزیر سمجھتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ مَیں اپنی ہی طاقت سے سب کچھ کروں گا، نجات کا کام بھی۔

میرے دوست، اگر آپ سوچتے ہیں کہ آپ ذرا بھی اپنی نجات خود حاصل کر سکتے ہیں تو آپ سچے شاگرد نہیں بن سکتے۔ ہاں، پطرس سچا شاگرد بن گیا، لیکن بعد میں۔ پہلے اُسے ماننا پڑا کہ مَیں کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر مَیں اپنی طاقت سے کچھ کرنا چاہوں تو سراسر فیل ہو جاؤں گا، اُس کا انکار کرنے تک گر جاؤں گا۔

میرے عزیز، نجات پانے کی ایک ہی راستہ ہے: یہ کہ اپنے ہتھیار ڈال کر اپنی جان کو اُس کے سپرد کرو۔ یہی مان لو کہ مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اے عیسیٰ مسیح، تُو ہی سب کچھ ہے۔ تُو ہی مجھے آزاد کر سکتا ہے۔ مجھے اپنی بھیڑ بنا دے۔ مجھے ہری چراگاہوں پر لے جا، ایسی جگہوں پر جہاں چشمے کا تازہ پانی اُبلتا رہتا ہے۔ جہاں دُشمن کے روبرو بھی دسترخوان بچھا رہتا ہے۔ مجھے اِس تر و تازگی کی اشد ضرورت ہے۔ اے میرے آقا، مجھ میں نجات پانے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اِس لئے آ، میری مدد کر۔ آمین۔

انجیل، یوحنا 18:1–19:16

پکڑا گیا

یہ کہہ کر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکلا اور وادیٔ قدرون کو پار کر کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنے والا تھا وہ بھی اِس جگہ سے واقف تھا، کیونکہ عیسیٰ وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور بیت المُقدّس کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ مشعلیں، لالٹین اور ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ عیسیٰ کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ چنانچہ اُس نے نکل کر اُن سے پوچھا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”مَیں ہی ہوں۔“

یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنا چاہتا تھا، وہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ جب عیسیٰ نے اعلان کیا، ”مَیں ہی ہوں،“ تو سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ ایک اَور بار عیسیٰ نے اُن سے سوال کیا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

اُس نے کہا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔“ یوں اُس کی یہ بات پوری ہوئی، ”مَیں نے اُن میں سے جو تُو نے مجھے دیئے ہیں ایک کو بھی نہیں کھویا۔“

پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے اُسے میان سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا (غلام کا نام ملخُس تھا)۔ لیکن عیسیٰ نے پطرس سے کہا، ”تلوار کو میان میں رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟“

پھر فوجی دستے، اُن کے افسر اور بیت المُقدّس کے یہودی پہرے داروں نے عیسیٰ کو گرفتار کر کے باندھ لیا۔ پہلے وہ اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس سال کے امامِ اعظم کائفا کا سُسر تھا۔ کائفا ہی نے یہودیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔

انکار

پطرس کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ کے پیچھے ہو لیا تھا۔ یہ دوسرا شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں داخل ہوا۔ پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ اُس عورت نے پطرس سے پوچھا، ”تم بھی اِس آدمی کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“

ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

یہودی بزرگوں کے سامنے

اِتنے میں امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کر کے اُس کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے لگا۔ عیسیٰ نے جواب میں کہا، "مَیں نے دنیا میں کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں اور بیت المُقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔"

اِس پر ساتھ کھڑے بیت المُقدّس کے پہرے داروں میں سے ایک نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا، ”کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ تم سے کچھ پوچھے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں نے بُری بات کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے کیوں مارا؟“

پھر حنّا نے عیسیٰ کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔

دوبارہ انکار

پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، ”تم بھی اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“

لیکن پطرس نے انکار کیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“

پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، ”کیا مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟“

پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی مرغ کی بانگ سنائی دی۔

پیلاطس کے سامنے

پھر یہودی عیسیٰ کو کائفا سے لے کر رومی گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔ اب صبح ہو چکی تھی اور چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو جاتے۔ چنانچہ پیلاطس نکل کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، ”تم اِس آدمی پر کیا الزام لگا رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔“

پیلاطس نے کہا، ”پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی عدالتوں میں پیش کرو۔“
لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، ”ہمیں کسی کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں۔“ عیسیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا تھا کہ وہ کس طرح مرے گا اور اب اُس کی یہ بات پوری ہوئی۔
تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے اُس نے عیسیٰ کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟“
عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا آپ اپنی طرف سے یہ سوال کر رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے؟“
پیلاطس نے جواب دیا، ”کیا مَیں یہودی ہوں؟ تمہاری اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے۔ تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟“
عیسیٰ نے کہا، ”میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں ہے۔ اگر وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت جد و جہد کرتے تاکہ مجھے یہودیوں

کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔"

پیلاطس نے کہا، "تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے۔"

پیلاطس نے پوچھا، "سچائی کیا ہے؟"

سزائے موت کا فیصلہ

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے اعلان کیا، "مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔ لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں 'یہودیوں کے بادشاہ' کو رِہا کر دوں؟"

لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، ”نہیں، اِس کو نہیں بلکہ برابا کو۔“ (برابا ڈاکو تھا۔)

پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو کوڑے لگوائے۔ فوجیوں نے کانٹے دار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ پھر اُس کے سامنے آ کر وہ کہتے، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“ اور اُسے تھپڑ مارتے تھے۔

ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات کرنے لگا، ”دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں تاکہ تم جان لو کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔“ پھر عیسیٰ کانٹے دار تاج اور ارغوانی رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن سے کہا، ”لو یہ ہے وہ آدمی۔“

اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے لگے، ”اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!“

پیلاطس نے اُن سے کہا، ”تم ہی اِسے لے جا کر مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔“

یہودیوں نے اصرار کیا، ”ہمارے پاس شریعت ہے اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔“

یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔ دوبارہ محل میں جا کر عیسیٰ سے پوچھا، ”تم کہاں سے آئے ہو؟“

لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ پیلاطس نے اُس سے کہا، ”اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔“

اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، "اگر آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔"

اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ کو باہر لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام "پچی کاری" تھا۔ (اَرامی زبان میں وہ گبتا کہلاتی تھی۔) اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں، کیونکہ اگلے دن عید کا آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، "لو، تمہارا بادشاہ!"

لیکن وہ چلّاتے رہے، "لے جائیں اِسے، لے جائیں! اِسے مصلوب کریں!"

پیلاطس نے سوال کیا، "کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو صلیب پر چڑھاؤں؟"

راہنما اماموں نے جواب دیا، ”سوائے شہنشاہ کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔“

پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔